رنگِ سخن

پروفیسر محمد اکرام تائب
عارف والا

شکستہ گھروندے گرانے بہت ہیں
ابھی شہر ہم نے سجانے بہت ہیں
ابھی سے کھڑے کے کھڑے رہ گئے تم
ابھی تو نئے گل کھلانے بہت ہیں
سبھی چور، ڈاکو ہیں گلیوں میں پھرتے
جو دیکھو تو شہروں میں تھانے بہت ہیں
جو ملنا ہو تم نے تو لاکھوں ہیں رستے
نہ چاہو اگر تو بہانے بہت ہیں
مزاروں پہ بس اک عمل کی کمی ہے
وگرنہ بتاشے، مکھانے بہت ہیں
گھڑی بھر ٹھہر جا اے دردِ شکم تو
ابھی میری "ٹیبل" پہ کھانے بہت ہیں
ابھی ٹیم سے تم نہ ہم کو نکالو!
ابھی میچ ہم نے ہرانے بہت ہیں
یہ پہلا اصول تجارت ہے تائب
کہ دینے ہیں کم اور دبانے بہت ہیں